بسم اللہ الرحمن الرحیم

# وبائی امراض کا اصلی علاج

نحمدہ ونصلّی ونسلّم علی رسولہ الکریم امابعد : اس وقت کرونا وائرس کی وجہ سے پوری دنیا پریشانی اور سخت تکلیف میں بتلا ہے ۔ اس کی وجہ سے انسانوں کی ہلاکتیں اور شہادتیں بڑھتی جارہی ہیں ۔ غیر مسلم ممالک کے ساتھ ساتھ اسلامی ممالک بھی اس بیماری کی زد میں ہیں ۔ ہمارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان بھی اس بیماری سے محفوظ نہیں رہا۔ یہاں بھی یہ بیماری پھیلتی جارہی ہے ۔

یہ بیماری چونکہ تیزی سے پھیلتی ہے ، اس لیے جو شخص اس بیماری میں بتلا ہو ، ماہر اطباء اور ڈاکٹر ز کی ہدایت کے مطابق اس کو اس سے دور رہنا ضروری ہے ۔ اسی طرح جن علاقوں میں اس قسم کا کوئی مریض ہو وہاں کے رہنے والوں کو باہم ملنے اور اجتماع سے گریز کرنا چاہیے ۔ ڈاکٹری تجاویز و تدابیر اور احتیاط کے پیشِ نظر پاکستان میں مارچ ۲۰۲۰ء سے ملک کے تمام صوبوں میں لاک ڈاؤن چل رہا ہے ۔ جس کی وجہ سے پورے ملک کے تمام تعلیمی ، غیر تعلیمی ادارے اور مارکیٹیں کاروبار بند ہیں ۔ دینی مدارس اور مساجد میں بھی اجتماع پر پابندی ہے ۔ رمضان المبارک کی چونکہ آمد آمد ہے جس میں مسلمان بڑھ چڑھ کر عبادات میں حصہ لیتے ہیں ۔ حضرات اکابر علماءِ کرام کی حکومت سے پرزور اپیل پر اب مساجد میں نماز باجماعت ، جمعہ ، تراویح کی مشروط اجازت دے دی گئی ہے ۔ جس کی بنیاد پر مساجد کی رونقیں بحمد اللہ تعالیٰ بحال ہو رہی ہیں ۔ اس کربناک صورت حال میں مادی وسائل اور تدابیر سے ان وباؤں اور بیماریوں کا حل اور علاج تو کیا جارہا ہے اور انہیں اختیار میں لانے پر پورے طور پر زور بھی دیا جارہا ہے ۔ اور اس میں شک بھی نہیں ہے کہ ان وباؤں کے پھیلنے کے ظاہری اسباب بھی ہوتے ہیں انہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا لیکن اصل اسباب ان وباؤں اور پریشانیوں

کے کیا ہیں۔ افسوس کہ ان کی طرف ہماری توجہ کم کیا بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس لیے دل چاہا کہ ان وباؤں کے اصلی اسباب اور علاج کا بھی ذکر کر دیا جائے تاکہ وہ اسباب جو ان پریشانیوں اور وباؤں کا سبب اصلی ہیں ہم ان سے بچیں اور ان کے اصل علاج کی طرف متوجہ ہوجائیں۔ امید ہے کہ مسلمان اس نسخہ کیمیا پر عمل کریں گے۔ دفعِ بلا اور پریشانیوں سے نجات کے لیے صلاۃ التوبہ، بخاری شریف کا ختم اور ختمِ خواجگان بھی مجرب ہے۔ واللہ الموفق والمعین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

اس سلسلہ میں حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ کا رسالہ ''علاج القحط والوباء'' بے حد نافع اور مفید ہے۔ ذیل میں اسی کی تلخیص مع تغییر یسیر و اضافات پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالی اسے نافع اور قبول فرمادیں اور ہمیں عمل کی توفیق دیں۔ آمین

یہ بات کسی بھی ذی شعور پر مخفی نہیں کہ وہ اسباب جن کی وجہ سے وبائیں اور مصیبتیں آتی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی۔

ظاہری اسباب کا تعلق مشاہدہ سے ہے جبکہ باطنی اسباب وحی کے ذریعہ بتائے گئے ہیں۔ مثلاً قارون کا زمین میں دھنسنا کسی ظاہری سبب کی وجہ سے نہیں بلکہ حضرت موسی علیہ السلام کی ایذارسانی کی وجہ سے تھا۔ اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے غرق ہونے کا اگرچہ ظاہری سبب پانی کا بڑھ جانا تھا لیکن باطنی سبب حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب اور ان کو جھٹلانا تھا۔

قرآن کریم میں سابقہ گناہ گار امتوں کے جو واقعات ذکر کیے گئے ہیں ان سے بھی صاف طور پر واضح ہے کہ اصل وجہ ان پر آفات کی ان کے معاصی گناہ اور حق سے انکار تھا۔ حق تعالی کا ارشاد گرامی ہے :

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ۔(الروم : ۴۱)

ترجمہ : لوگوں نے اپنے ہاتھوں جو کمائی کی ، اس کی وجہ سے خشکی اور تری میں فساد پھیلا ، تاکہ انہوں نے جو کام کیے ہیں اللہ اُن میں سے کچھ کا مزہ انہیں چکھائے ، شاید وہ باز آجائیں ۔

حدیث پاک میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے : ان الرجل لیحرم الرزق بالذنب یصیبہ ۔ ( ابن ماجہ : ۴۰۲۲ )

ترجمہ : آدمی کو گناہ کی وجہ سے ملنے والے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے ۔

امام احمد رحمہ اللہ نے وہب رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ جب میری اطاعت کی جاتی ہے میں راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں برکت کرتا ہوں اور میری برکت کی کوئی انتہاء نہیں اور جب میری اطاعت نہیں ہوتی غضب ناک ہوتا ہوں اور لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت کا اثرسات پشت تک پہنچتا ہے ۔ ( کتاب الزھد للامام احمد : ۶۹ )

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے منع کرتے رہو قبل اس کے کہ تم لوگ مجھ سے دعا کرو اور میں دعا قبول نہ کروں اور مجھ سے مدد مانگو اور میں مدد نہ کروں اور مجھ سے حاجتیں مانگو اور میں نہ دوں ۔ ( الترغیب والترہیب : ۲۹۵ )

حضرت عارف رومی رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں : ؎

ہر چہ بر تو آید از ظلمات و غم
آں زبیباکی و گستاخی است ہم

یعنی جو بھی ظلمتیں اور غم تم پر آتے ہیں اس کا اصلی سبب تمہاری بے باکی اور گستاخی ہے ۔

احادیث مبارکہ سے قحط اور وبا کے درج ذیل چند اسباب معلوم ہوتے ہیں ۔

۱ ۔ بے حیائی کی کثرت ۲ ۔ زنا ۳ ۔ کم ناپنا ۴ ۔ کم تولنا
۵ ۔ مطلقاً گناہ ۶ ۔ سود کالین دین ۷ ۔ زکوٰۃ کا نہ دینا ۸ ۔ شب کو برتنوں کا کھلا رہنا ۔ ؎

ابر ناید از پئے منعِ زکوٰۃ

وززنا افتد وبا اندر جہات

یعنی زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے بارش رک جاتی ہے۔ اور زنا سے پورے جہاں میں وبا پھیل جاتی ہے۔

ان کے علاوہ ایک سبب آفات اور وبا کا یہ بھی ہے کہ قدرت کے باوجود دوسروں کو گناہ سے منع نہ کیا جائے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے ''قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ یا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اور نافرمانی کرنے والوں کا ہاتھ پکڑ کر اس کو روک دو اور اس کو راہِ راست پر جبرًا لگا دو ورنہ اللہ تعالی ایک قلب کا دوسرے پر اثر ڈال کر تم کو بھی ملعون بنا دے گا جیسا ان نافرمانوں کو ملعون بنایا۔'' (مشکاۃ المصابیح: ۵۱۴۸)

نیز آپ علیہ الصلاۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:

من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الإيمان۔ (مسلم: ۷۸)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''جو شخص تم میں سے دیکھے خلافِ شرع امر کو اس کو ہاتھ سے روکنا چاہیے اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے روکنا چاہیے اگر اس کی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے سخت نفرت رکھے اور یہ ایمان کا نہایت کم درجہ ہے۔''

اس سب کچھ کے باوجود اگر ابتلاء، وبا اور پریشانی آئے تو پھر اس کی وجہ گناہ نہیں ہے۔ اس وقت یہ وبا محض رفعِ درجات اور ثواب کو بڑھانے کے لیے ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے یہ وبا اور قحط رحمت محض ہوتی ہے۔ اور آخرت میں ایسے لوگ اپنے باطن کے موافق ثمرہ پائیں گے جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کھلم کھلا ہونے لگیں معاصی میری امت میں ، اللہ تعالی ان پر عذاب عام بھیجے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ان میں اچھے لوگ نہ ہوں گے؟ فرمایا کہ کیوں نہ ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا؟ فرمایا کہ جو کچھ اوروں پر واقع ہوا ہے

ان پر بھی واقع ہوگا۔ پھر یہ اچھے لوگ اللہ تعالی کی مغفرت اور رضامندی کی طرف رجوع کریں گے۔ (مسند احمد، حدیث ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم : ۲۶۵۲۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے طاعون سے متعلق آپ سے سوال کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ ایک عذاب ہے کہ جس پر اللہ تعالی کو منظور ہوتا ہے بھیجتا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالی نے اس کو رحمت بنایا ہے۔ جس کی بستی میں طاعون ہو اور وہ وہاں ہی ٹھہرا رہے طلبِ ثواب کے لیے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالی نے جو کہہ دیا ہے وہ ہو کر رہے گا، ایسے شخص کو شہید کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔ (بخاری شریف : ۳۴۷۴)

مندرجہ آیات و احادیث سے واضح ہے کہ مصائب کا اصلی سبب کیا ہے؟

## مصائب سے بچنے کے لیے علاج اور جامع دستور العمل

قرآن و حدیث کے مطابق جب مصائب اور پریشانیوں کا اصل سبب معاصی اور گناہ، اللہ تعالی کی نافرمانی اور شریعت کے احکام پر عمل نہ کرنا ہے تو اس کا اصل علاج یہی ہے کہ تمام گناہوں اور نافرمانیوں کو ترک کر دیا جائے۔ خود بھی انسان ان سے بچے اور دوسروں کو بھی حسب القدرت بچائے، کسی کو نرمی سے اور کسی کو سختی سے۔

یاد رہے کہ جس طرح برے اعمال سے بچنے اور توبہ کرنے سے آفات و مصائب دفع ہوتے ہیں۔ اسی طرح اعمالِ صالحہ نیک اعمال کی پابندی ان حالات میں نہایت موثر اور نافع ہے۔ لہذا سچے دل سے توبہ اور استغفار کے اہتمام کے ساتھ اعمالِ صالحہ کی کی پابندی کو لازم سمجھنا چاہیے۔ اب چند نکات پر مشتمل دستور العمل لکھا جاتا ہے جسے عمل میں لانے سے اللہ تعالی ان آفات و بلیات سے حفاظت فرماتے ہیں۔

## دستور العمل

۱۔ پانچ وقت نماز کی خود پابندی کریں اور اپنے اہل و عیال اور متعلقین کو بھی اس کی تاکید کریں۔

۲۔ خیرات وصدقات محتاجوں کو تلاش کر کے ان کی خدمت کریں۔ نیز دینی مدارس کے طلباء کا بھی خاص خیال رکھیں۔

۳۔ دوسروں کو حسبِ طاقت برائی سے روکیں اور نیکی کا حکم کریں۔ اولاد کی دینی، اسلامی اور اخلاقی تربیت کا سختی سے اہتمام کریں۔

۴۔ زنا اور بے حیائی سے بچیں۔ دل، زبان، آنکھ، کان اور دیگر تمام اعضاء کو گناہوں سے بچائیں۔

۵۔ بے پردگی اور عریانی، فیشن پرستی سے بچیں۔

۶۔ کسی کا حق مت دبائیں۔ جھوٹ، ظلم اور خیانت سے بچیں۔

۷۔ سونا، چاندی، نقدی اور مالِ تجارت کی زکوۃ ادا کریں۔

۸۔ زمین کی پیداوار پر عشر (دسواں حصہ)، یا نصفِ عشر (بیسواں حصہ) ادا کریں۔

۹۔ سودی لین دین قطعی بند کردیں۔

۱۰۔ استغفار ''أستغفرالله الذی لااله الاّ هو الحیّ القیّوم'' کی کثرت، گریہ وزاری اور پوری عاجزی کے ساتھ گناہوں کی معافی طلب کریں۔ اور کثرت سے ان دعاؤں کا اہتمام کریں۔

۱۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ وَارْحَمْنَا ۗ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے کوئی بھول چوک ہوجائے تو ہماری گرفت نہ فرمائیے اور اے ہمارے پروردگار! ہم پر اس طرح کا بوجھ نہ ڈالیے جیسا آپ نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اور اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیے جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو۔ اور ہماری خطاؤں سے درگزر

فرمائیے، ہمیں بخش دیجیے اور ہم پر رحم فرمائیے۔ آپ ہی ہمارے حامی و ناصر ہیں، اس لیے کافر لوگوں کے مقابلے میں ہمیں نصرت عطا فرمائیے۔

۲۔ رَبَّنَا ظَلَمۡنَآ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہم اپنی جانوں پر ظلم کر گزرے ہیں اور اگر آپ نے ہمیں معاف نہ فرمایا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم نامراد لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔

۳۔ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ۔

ترجمہ: (اے میرے پروردگار) مجھے یہ تکلیف لگ گئی ہے، اور تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

۴۔ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ۔

ترجمہ: (یا اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک میں قصوروار ہوں۔

۵۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں برص سے، جنون سے، کوڑھ سے اور بری بیماریوں سے۔

۶۔ اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اپنے دین و دنیا اور اپنے آل و مال میں معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں۔

۷۔ اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يمِينِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔

ترجمہ : یااللہ!حفاظت کر میری میرے آگے سے اور میرے پیچھے سے اور میرے داہنے اور بائیں سے اور میرے اوپر سے اور پناہ چاہتا ہوں میں بوسیلہ تیری عظمت کے اس سے کہ ناگہاں پکڑلیا جاؤں اپنے نیچے سے۔

۸۔أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ۔

ترجمہ : پناہ میں آتا ہوں اللہ تعالی کی کامل باتوں کی تمام مخلوق کی برائی سے۔

۹۔بِسْمِ اللهِ الَّذِىْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِه شَيْئٌ فِى الْأَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

ترجمہ : اللہ تعالی کے نام کے ذریعہ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی نہ زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہی (ہماری دعاؤں کو) سننے اور جاننے والا ہے۔

۱۰۔اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ،مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ،عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ،أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِيْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجِلَاءَحُزْنِيْ وَ ذِهَابَ هَمِّيْ۔

ترجمہ : الہی میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے اور تیری ہی بندی کا بیٹا ہوں (یعنی میرے ماں باپ بھی تیرے ہی بندے ہیں) میری پیشانی (ہستی) تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا ہر حکم میرے حق میں نافذ ہے، تیرا ہر فیصلہ میرے حق میں عین انصاف ہے۔ میں تیرے ہر اس نام (کے توسل سے) جو تیرا معروف ہے تونے خود اس کو اپنا نام رکھا یا اس کو اپنی کتاب قرآن میں نازل فرمایا اپنی مخلوق میں سے کسی کو بتلایا یا تونے اس کو علمِ غیب کے خزانہ میں اپنے ہی پاس محفوظ رکھا، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو قرآن کریم کو میرے دل کی بہار، نگاہ کا نور اور میرے غم کا ازالہ اور پریشانی کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے۔

۱۱۔اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْأَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُ بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا

عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَالْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ۔

ترجمہ : اے اللہ توہمارے سرداراور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے سرداراور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر رحمت نازل فرما، ایسی رحمت کہ جس کے ذریعہ تو ہمیں سارے خطرات اور آفتوں سے نجات عطا فرمائے اور جس کے ذریعہ توہماری ساری ضرورتوں کو پورا کرے اور جس کے ذریعہ تو ہمیں سارے گناہوں سے پاک کرے اور جس کے ذریعہ توہمارے درجوں کو اپنے ہاں بلند کرے اور جس کے ذریعہ توہمیں زندگی میں اور موت کے بعد کی ساری بھلائیوں کے منتہائے مقاصد تک پہنچادے ، بے شک توہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ۔

تفصیل کے لیے ''جزاء الاعمال، مناجاتِ مقبول'' مؤلّفہما حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ، '' گناہ بے لذت '' مؤلفہ حضرت مفتیِ اعظم مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ اور ''آسان نیکیاں، مسنون دعائیں'' مؤلّفہما حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم ملاحظہ کریں۔

اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْبَلَاءَ وَ الْوَبَاءَ وَفَرِّجْ عَنَّا یَا کَرِیْمُ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِوَسِیْلَۃِ سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ صَلّٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہ وَاَصْحَابِہ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔اَللّٰھُمَّ افْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَلَاتَفْعَلْ بِنَا مَانَحْنُ لَہٗ اَھْلٌ اِنَّکَ عَفُوٌّ حَلِیْمٌ جَوَّادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَحِیْمٌ۔ فقط

احقر عبدالقدوس ترمذی غفرلہ ولوالدیہ ولمن لہ حقّ علیہ

خادم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۳۰/شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ

۲۴/اپریل ۲۰۲۰ء، یوم الجمعہ

اِلٰهی عَبْدُکَ الْعَاصِیْ اَتَاکَ
مُقِرًّا ۘ بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاکَ
وَاِنْ تَرْحَمْ فَاَنْتَ لِذَاکَ اَهْلٌ
وَاِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ یَرْحَمْ سِوَاکَ